**HABIBIA ISLAMICUS** (The International Journal of Arabic &Islamic Research) (Bi-Annual) Trilingual (Arabic, English, Urdu)
ISSN:2664-4916 (P) 2664-4924 (E)
Home Page: http://habibiaislamicus.com
Approved by HEC in Y Category
Indexing: IRI (AIOU), Australian Islamic Library, ARI, ISI, SIS, Euro pub.
PUBLISHER HABIBIA RESEARCH ACADEMY
Project of **JAMIA HABIBIA INTERNATIONAL,** Reg. No: KAR No. 2287 Societies Registration Act XXI of 1860 Govt. of Sindh, Pakistan.
Website: www.habibia.edu.pk
This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

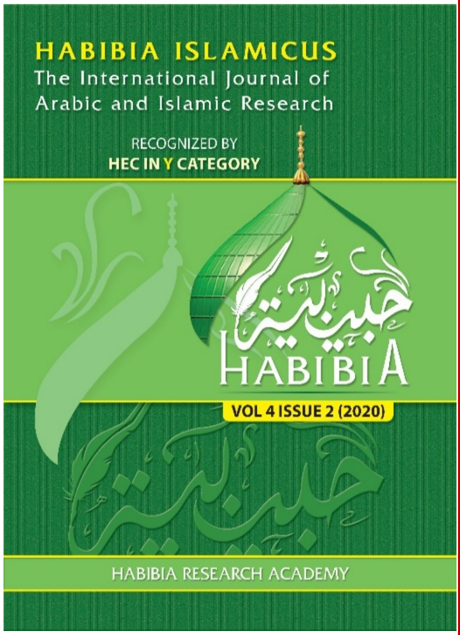


**TOPIC:**

# TEACHING AND PREACHING OF AQAID IN SINDH'S INSTITUTIONS (SURVEY AND ANALYTICAL STUDY)

# عقائد کی تدریس وترویج میں سندھ کے تعلیمی اداروں کا کردار: مسائل اوران کا حل (تجزیاتی مطالعہ ودورہ)

**AUTHORS:**

1. *Nasurullah Qureshi, Lecturer NUML Islamabad, Ph.D. Scholar IIUI." Email: nasrullah.qureshi@numl.edu.pk Orcid ID: https://orcid.org/0000-0002-2303-6503*
2. *Dr. Hadi Bux Chhijan, Assistant Professor, Mehran University of Engineering & Technology, SZAB Campus, Khairpur Mir's. Email: hadibux@muetkhp.edu.pk , Orcid ID: https://orcid.org/0000-0002-3390-0975*

**HOW TO CITE:** *Qureshi, Nasrullah, and Hadi Bux Chhijan. 2021. "URDU 2 TEACHING AND PREACHING OF AQAID IN SINDH'S INSTITUTIONS (SURVEY AND ANALYTICAL STUDY):* عقائد کی تدریس و ترویج میں سندھ کے تعلیمی اداروں کا کردار: مسائل اور ان کا حل (تجزیاتی مطالعہ و دورہ)*". Habibia Islamicus (The International Journal of Arabic and Islamic Research) 5 (2):12-34. https://doi.org/10.47720/hi.2021.0502u02.*
*URL: http://habibiaislamicus.com/index.php/hirj/article/view/204*
Vol. 5, No.2 || April –June 2021 || P. 12-34
Published online: 2021-06-17

QR. Code

# TEACHING AND PREACHING OF AQAID IN SINDH'S INSTITUTIONS (SURVEY AND ANALYTICAL STUDY)

## عقائد کی تدریس وترویج میں سندھ کے تعلیمی اداروں کا کردار: مسائل اوران کا حل (تجزیاتی مطالعہ ودورہ)

*Nasrullah Qureshi, Hadi Bux Chhijan.*

***ABSTRACT***

*Sindh province has large number of its governmental institutions, where Islamic studies is being taught as compulsory subject by large number of teachers... This research presents a focused brief introduction and analyze of Islamic studies' curriculum's Aqa'id section, from Class 1-8 in the institutions. In addition to this statistics of the government institutions are discussed concisely. At the same time the research examines the teacher's capability and skills to teach the syllabus in the province, resulting a survey and data collected by cooperation of the teachers and the institutions. Furthermore the research discussed the learning methods, processes and tools being used by teachers during the teaching process. Finally, the research proposes recommendation for advancement of the teaching Aqa'id section as effective and productive for the individual and the Nation.*

***KEYWORDS:*** *Teaching of Aqaid, Government Institutions, and Syllabus.*

**الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد الانبياء والمرسلين وعلى آله واصحابه اجمعين.**

اللہ تبارک وتعالی قرآن پاک میں فرماتے ہیں: (رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ )[1](اور اے رب، ان لوگوں میں خود انھیں کی قوم سے ایک ایسا رسول اٹھائیو، جو انھیں تیری آیات سنائے، ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور ان کی زندگیاں سنوارے۔ تو بڑا مقتدر اور حکیم ہے۔ ") ایک اور جگہ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالی ہے:( هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ)[2] (وہی ہے جس نے امیوں کے اندر ایک رسول خود انہی میں سے اٹھایا، جو انہیں اس کی آیات سناتا ہے ان کی زندگی سنوارتا ہے، اور ان کی کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔)ان آیات میں واضح طور پر یہ بیان کیا گیا ہے کہ جو آیات آپ ﷺ پر نازل ہوا کرتی تھیں ان کی لوگوں پر تلاوت کرنا ان کا درس دینا ان میں موجود احکامات کی تعلیم دینا اور حکمت اور ان لوگوں کے نفوس کا تزکیہ کرنا رسول اللہ ﷺ کی ترجیحی ذمہ داریوں میں شامل تھا اور یہ کام رسول اللہ ﷺ کے واجبات شرعی میں سے تھے۔ اور یقینا رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی کے مختصر سے عرصے میں ان امور کو بخوبی انجام دیا اور گمراہی، جہالت، شرک، کفر، اور منگھڑت عقیدوں اور جاہلانہ رواجوں کے اندھیروں سے نکال کر ہدایت، صراطِ مستقیم، علم، توحید باری تعالی اور عقلی طور پر تسلیم شدہ عقیدوں کے نور کی طرف نکالا۔ اور یہ سب کام آپ ﷺ نے قرآن پاک کی تعلیمات کو عام کرکے اور ان تعلیمات کی تبلیغ کرکے اور ان احکامات پر بذاتِ خود عمل کرکے اور دوسروں کو اس پر عمل پیرا کرنے کے ذریعے سے کیا۔

آجکل ہم اگر اپنے آس پاس کے ماحول کا جائزہ لیں تو کسی نہ کسی صورت وہی جاہلیت والی عادات واطوار، رسم ورواج توہم پرستی اور منگھڑت عقیدے لوگوں میں پائے جاتے ہیں اور لوگ آہستہ آہستہ گمراہی کے دلدل میں پھنستے جارہے ہیں جس سے نکلنا مشکل ہورہا ہے۔اور خصوصا مسلمان جو ایک وقت میں ایک قوم اور ایک وحدت ہوا کرتے تھے بدقسمتی سے افتراق اور تفرقہ بازی کا شکار ہوچکے ہیں اور لگتا ہے کے ان کا دوبارہ ایک ملت بننا تمام مشکل ہوگیا ہے۔ان تمام بیماریوں اور تمام اخلاقی برائیوں کا خاتمہ مشکل تو ہے مگر ناممکن نہیں۔اگر آس پاس کا جائزہ لیا جائے تو کوئی ایسا شخص ظاہرًا موجود نہیں جو ان بیماریوں اور برائیوں سے نجات دلا سکے سوائے اس کے کہ ہم خود، آپ ﷺ کے بتائے ہوئے راستے پر چلیں اور ان پر نازل شدہ کتاب قرآن مجید اور اس کتاب مجید میں موجود تعلیمات کو اچھی طرح جانیں اور ان پر عمل پیرا ہوں اور دوسروں کو اس پر عمل کرنے کی ترغیب دینے کے لیئے اس کتاب کے پیغام امن وسلامتی کو عام کریں۔اسی میں ہی ہمارے لیے دنیا وآخرت کی تمام تر مشکلوں سے نجاد کا راستہ موجود ہے۔جس طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "ألا إنها ستكون فتنة». فقلت: ما المخرج منها يا رسول الله؟ قال: " كتاب الله فيه نبأ ما قبلكم وخبر ما بعدكم، وحكم ما بينكم، وهو الفصل ليس بالهزل، من تركه من جبار قصمه الله، ومن ابتغى الهدى في غيره أضله الله، وهو حبل الله المتين... الخ"[3]، (میں نے تو رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے" : عنقریب کوئی فتنہ برپا ہوگا"، میں نے کہا: اس فتنہ سے بچنے کی صورت کیا ہوگی؟ اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا" : کتاب اللہ، اس میں تم سے پہلے کے لوگوں اور قوموں کی خبریں ہیں اور بعد کے لوگوں کی بھی خبریں ہیں، اور تمہارے درمیان کے امور و معاملات کا حکم و فیصلہ بھی اس میں موجود ہے، اور وہ دوٹوک فیصلہ کرنے والا ہے، ہنسی مذاق کی چیز نہیں ہے۔جس نے اسے سرکشی سے چھوڑ دیا اللہ اسے توڑ دے گا اور جو اسے چھوڑ کر کہیں اور ہدایت تلاش کرے گا اللہ اسے گمراہ کردے گا۔وہ )قرآن (اللہ کی مضبوط رسی ہے----) علامہ اقبال نے بھی مسلم امت کی ان برائیوں کا علاج صرف اور صرف قرآن مجید ہی بتایا: وہ زمانے میں معزز تھے مسلمان ہوکر اور ہم خوار ہوئے تارک قرآن ہوکر[4]۔اس پیغام امن وسلامتی کو عام کرنے کے لیے سب سے زیادہ آسان طریقہ یہ ہے کہ ہم اس کتاب قرآن مجید کو اپنے عصری تعلیمی اداروں میں اچھی طرح رائج کریں اور اس کی بتائی ہوئی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں اور اپنے آئندہ نئی نسل کو اس طرح تیار کریں کہ ان میں دین اسلام کے عقائد و تعلیمات کماحقہ سرایت کرجائیں اور ہماری نئی نسل اس قابل ہوسکے کہ وہ ہر محاذ پر قرآن وسنت کا دفاع کرسکے۔

**صوبہ سندھ کے تعلیمی اداروں کا کردار:** اس سلسلے میں سندھ حکومت کے زیر نگرانی بڑی تعداد میں حکومتی ادارے تدریسِ قرآن اور عقائد وایمانیات کے فروغ کے لیئے اپنی ذمہ داریاں سرانجام دے رہے ہیں۔یہ تعلیمی ادارے سندھ کی ہر تحصیل و تعلقہ بلکہ ہر یونین کونسل میں موجود ہیں۔ان تعلیمی اداروں میں بنیادی تعلیم بالکل مفت فراہم کی جاتی ہے اور سندھ کے تقریبا 46 فیصد[5] طالب علم ان اداروں کے ذریعے

اپنے مستقبل کو سنوارنے کے خواب دیکھتے ہیں۔ 2016-2017 کے حکومتی اعداد و شمار کے مطابق سندھ کے حکومتی تعلیمی اداروں کی تعداد درج ذیل ہے جن میں پرائمری تا ہایئر سیکنڈری (انٹر) تک تعلیم دی جاتی ہے۔

جدول: سندھ کے تعلیمی اداروں کی کل تعداد؛ جماعت اور جنس کے لحاظ سے تقسیم: [6]

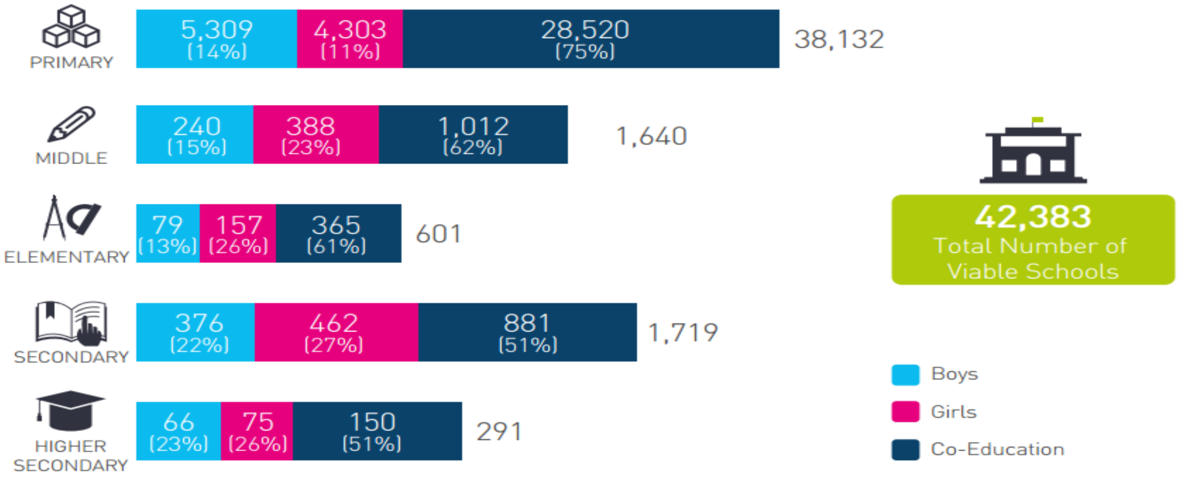


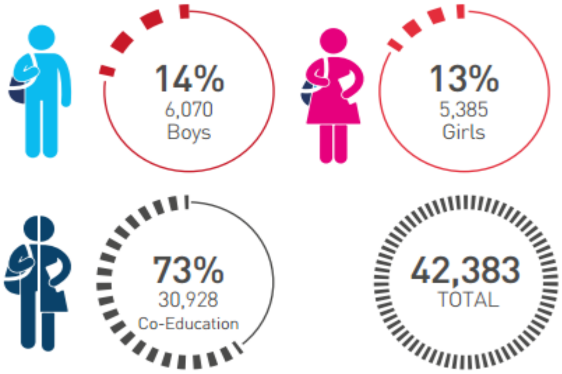


اور سندھ حکومت کے زیر نگرانی کام کرنے والے ان حکومتی تعلیمی اداروں میں زیر تعلیم طلباء و طالبات کی تعداد 42 لاکھ سے زائد ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

جدول: سندھ کے تعلیمی اداروں میں زیرِ تعلیم بچوں کی تعداد [7]

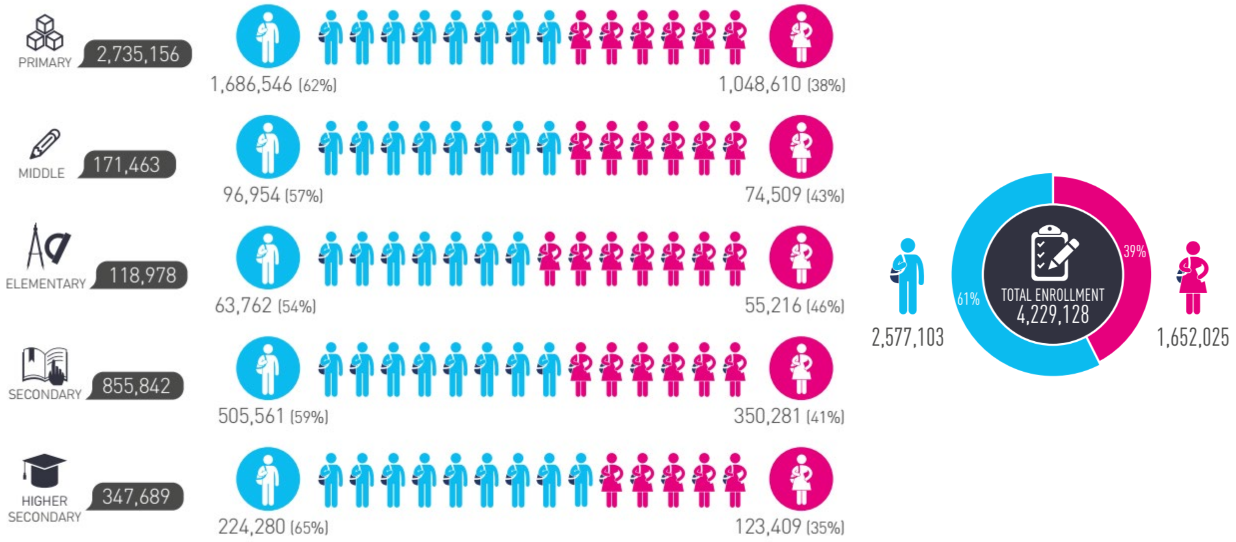


ان تمام پیش کردہ اعداد وشمار سے سندھ کے حکومتی تعلیمی اداروں کی اہمیت بڑھ کر سامنے آتے ہے۔ کیونکہ تعلیم حاصل کرنے والے تمام طلبہ وطالبات کا 46 فیصد، کا عقائد وایمانیات سیکھنے اور سمجھنے کا دارومدار بھی ان ہی حکومتی تعلیمی اداروں پر ہوتا ہے۔ اور انہی بچوں نے جاکر معاشرے کا حصہ بننا ہوتا ہے۔

**سندھ کے تعلیمی اداروں کا نصاب (ایک تحقیقی جائزہ):** کسی بھی تعلیمی ادارے کے نصاب کا جائزہ لیتے وقت ہمیں یہ دیکھنا لازمی ہے کہ اس ادارے میں نصاب کی تیاری کے پیچھے کیا مقاصد واہداف ہیں۔ سندھ کے حکومتی تعلیمی اداروں کے نصاب کی تیاری سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ کے سپرد ہے جس کے مقاصد واہداف درج ذیل ہیں:

**اہداف ومقاصد سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ:** سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، سندھ کا واحد ادارہ ہے جس کا کام درسی کتب کی تیاری واشاعت کرنا ہے۔ اور اس کا مقصد ایسی تدریسی کتب کی تیاری اور فراہمی ہے جو کہ نئی نسل کو علم وشعور دینے کے ساتھ ساتھ، ان کے اندر ایسی صلاحیت پیدا کرے جس کے ذریعے وہ اسلام کے آفاقی نظریے، اچھی سیرت وکردار، اخوت، بزرگوں کے کارنامے اور اپنے ثقافتی ورثے اور روایات کی حفاظت کرتے ہوئے نئے دور کی سائنسی، تکنیکی وسماجی تقاضاؤں کو پورا کرکے ایک کامیاب زندگی بسر کرسکیں [8]۔ یہاں پر ایک اہم بات کی طرف اشارہ کرنا ضروری ہے کہ سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ کے اہداف ومقاصد سندھی اور انگریزی زبانوں میں مختلف طریقوں سے بیان کئے گئے ہیں۔ ان میں جب انگریزی زبان میں مقاصد کو بیان کیا جاتا ہے تو وہاں پر اسلام کا نام ذکر کرنا اہم نہیں سمجھا جاتا، اس رویہ سے شاید ہمارے دنیاوی

آقاؤں کی رضامندی ہو، مگر اللہ بزرگ و برتر کی رضا ممکن نہیں۔انگریزی میں اہداف و مقاصدِ ٹیکسٹ بک بورڈ کچھ اس طرح بیان کئے گئے ہیں:

The Sindh Textbook Board, is assigned with preparation and publication of the textbook to equip our new generation with knowledge, skills and ability to face the challenges of new millennium in the fields of Sciences, Technology and Humanities. The textbooks are also aimed to inculcating the ingredients of universal brotherhood and to reflect the valiant deeds of our forebears and portray the illuminating patterns of our rich cultural heritage and traditions. [9]

سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ کے اسلامیات کے نصاب کا جائزہ لیا جائے تو عمومی طور پر مقررہ کتب میں، قرآن پاک عقائد و ایمانیات، تعلیمات قرآن، اسلامی روایات و آداب، تاریخ اسلام خصوصا سیرت النبی ﷺ اور اسوہ حسنہ کو بہترین انداز میں پیش کیا گیا ہے اور ساتھ ساتھ اسلام کی معاشی، معاشرتی اور سماجی روایات کی بھی بھرپور عکاسی کی گئی ہے۔

**سندھ کے تعلیمی اداروں میں ایمانیات وعقائد سے متعلق نصاب:** عقائد و ایمانیات سے متعلقہ تمام تر مواد اسلامیات کی الگ کتاب میں ہی موجود ہے۔ مگر چونکہ درجہ اول اور دوم میں الگ کتاب مقرر نہیں ہوتی اس لیے ان دونوں جماعات میں کچھ بنیادی اسلامی مضامین سندھی درسی کتب اور عام معلومات کے ذیل میں ہی شامل کردئے گئے ہیں۔ سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ کی تیار کردہ نصابی کتب کا خصوصی طور پر عقائد و ایمانیات کے زاویے سے تفصیلاً جائزہ لیا جائے تو اس میں دو مختلف طریقوں سے عقائد و ایمانیات کو بیان کرنے، پڑھانے اور سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ سب سے پہلے قرآن مجید جو کہ اولین مصدر عقائد اور منبۂ تعلیمات اسلام ہے، اسے شامل کیا گیا ہے، اور تیسری سے آٹھویں جماعت تک قرآن مجید کی مکمل مع تجوید اور چھوٹی سورتوں کے حفظ کا اہتمام کیا گیا ہے۔ جس میں ناظرہ، حفظ اور حفظ مع تجوید کے ذریعے مختلف سورتیں اور دعائیں سکھائے جاتے ہیں۔ جماعت وار تفصیل درج ذیل ہے:

| جماعت | مقرر نصاب برائے قرآن پاک |
|---|---|
| اوّل | تجوید: عربی الفاظ کی پہچان، حرکات اور تنوین کی پہچان اور استعمالات |
| دوم | - |
| سوم | قرآنی قاعدہ مکمل، **حفظ:** سورۃ الفاتحہ—الاخلاص-النصر، **حفظ مع ترجمہ:** تعوذ، تسمیہ، تکبیر، پہلا کلمہ، درود شریف، اور دو دعائیں، قرآن مجید کا تعارف اور آدابِ تلاوت |
| چہارم | ناظرہ: پارہ 1-3، حفظ: الکوثر، العصر، الماعون، الکافرون، حفظ مع ترجمہ: الاخلاص، تسبیح، تسمیع، تحمید، دو دعائیں۔ |
| پنجم | ناظرہ: پارہ 5-7، حفظ: آیۃ الکرسی، الفلق، الناس، حفظ مع ترجمہ: التحیات، درود، دعا بعد نماز، دعاء قنوت۔ |

ششم　ناظرہ: پارہ8-13، حفظ: العدیٰت، القارعۃ، التکاثر، حفظ مع ترجمہ: تین چھوٹی دعائیں

ہفتم　ناظرہ: پارہ14-21، حفظ: اللیل، الضحی، الانشراح، التین، حفظ مع ترجمہ: ایک دعا فقط

ہشتم　ناظرہ: پارہ22-30، حفظ: الفجر، البلد، الشمس، حفظ مع ترجمہ: آیت الکرسی

نہم/دہم　قرآن مجید، سورہ انفال، سورہ الاحزاب، سورہ ممتحنہ

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ہر جماعت میں عقائد و ایمانیات سے متعلقہ ایک باب مقرر کیا گیا ہے۔اس باب میں عقائد ایمانیات کا تعارف اور مختلف بنیادی عقائد مثلا توحید، ملائکہ، رسل، آخرت، قضا و قدر وغیرہ کو تیسری سے آٹھویں جماعت میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

**جماعت　تعلیم عقائد سے متعلق مضامین**

اوّل　درسی سندھی کتاب میں درج مضامین: اللہ تعالی، ہمارے پیارے نبی، مسجد۔ اللہ کی نعمتیں، دعا اور عام معلومات کی کتاب میں مندرجہ ذیل تعارفی مضمون شامل کئے گئے ہیں: ہمارا خالق،، انبیاء کرام، پاک کتابیں، حضرت محمد ﷺ، عبادت اور نماز

دوم　درسی سندھی کتاب میں درج مضامین: تعارف نبی، نعت رسول، یاد کرنے والی باتیں جس میں عقائد سے متعلقہ حقوق اللہ کو پورا کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

سوم　ایمانیات وعبادات کے باب میں توحید، رسالت اور آخرت کا تعارف مختصرا ایک ہی مضمون میں بیان کر دیئے گئے ہیں۔

چہارم　ایمانیات وعبادات کے باب میں ایمان باللہ، بالملائکہ، بالرسل، بالآخرۃ، بالتقدیر، اور بعث بیان ہوئے ہیں۔

پنجم　ایمانیات وعبادات: دنیا آخرت کی کھیتی ہے میں عقیدہ آخرت کو بیان کیا گیا ہے اور اطاعتِ رسول میں رسالت کے تقاضوں کو بیان کیا گیا ہے۔

ششم　ایمانیات وعبادات کے باب میں ایمان باللہ تفصیلا، اذان، نماز، نمازِ جنازہ، مسجد کا کردار تفصیلا، طہارت

ہفتم　ایمانیات وعبادات کے باب میں، رسالت: حقیقت و ضرورت، ختم نبوت، دعا کی فضیلت واہمیت کو شامل کیا گیا ہے۔اور تعارف شخصیات میں سابقہ انبیاء میں حضرت موسی علیہ السلام کا ذکر کیا گیا ہے، جس کا تعلق عقیدہ رسالت سے ہے۔

ہشتم　ایمانیات وعبادات کے باب میں عقیدہ آخرت کو تفصیلا بیان کیا گیا ہے۔

اور سیرت النبی واسوہ حسنہ کے باب میں بھی چند مضامین ایسے شامل کیئے گئے ہیں جن کا تعلق عقائد سے ہے مثلا: اخلاص و تقوی، عدل واحسان، فکرِ آخرت، خوفِ خدا

اسی طرح آٹھویں جماعت میں اخلاقیات کے باب میں بھی: کاروبار میں ایمانداری کے ذریعے تقویٰ اللہ سکھایا گیا ہے۔
اور تعارفِ شخصیات میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر کیا گیا ہے، جس میں عقیدہ رسالت کے ساتھ ساتھ عیسائیت کے عقائد و نظریات بیان کئے گئے ہیں۔

نہم/دہم اس میں سابقہ جماعتوں کی طرح الگ ابواب تو نہیں بنائے گئے مگر تعارف قرآن: حفاظت و فضائل کے ذریعے عقائد و اعمال میں قرآن پاک کی اہمیت بیان کی گئی ہے اور عقیدہ توحید و رسالت کے تقاضوں کو "اللہ اور رسول کی محبت واطاعت" کے ذیل میں تفصیلا بیان کیا گیا ہے۔

یازدہم/ دوازدہم اس جماعت میں تعارف اسلام کے بعد تفصیلا بنیادی عقائد: توحید، رسالت، خصائص انبیاء، رسالت محمدی، ملائکہ، کتب سماوی، آخرت بیان کئے گئے ہیں۔اور دوسرے باب: ارکان اسلام میں شہادت پر تفصیلا بحث کی گئی ہے۔

مضمون اسلامیات میں اس نصاب میں اگر عقائد وایمانیات کا تناسب دیکھا جائے تو بہت کم نظر آتا ہے۔اور یہی صورت حال امتحان میں شامل عقائد وایمانیات کے مواد کی بھی ہے۔ جس کی تفصیل جماعت وار درج ذیل ہے:

تیسری جماعت میں عقائد وایمانیات سے متعلق مواد کل موادِ اسلامیات کا 3 فیصد ہے۔اسی طرح چوتھی، پانچویں، چھٹی، ساتویں اور آٹھویں جماعت میں بھی ترتیب وار عقائد وایمانیات سے متعلق مواد کل موادِ اسلامیات کا 5، 4، 7، 6اور 5 فی صد ہے۔فرسٹ ایئر وانٹر کی اسلامیات میں یہ تناسب تسلی بخش ہے جو کہ کل مواد اسلامیات کا 31 فیصد بنتا ہے۔اسی طرح ضرورت اس بات کی ہے کہ باقی جماعتوں میں بھی عقاعد وایمانیات کے مواد کو کم از کم 20 سے 25 فی صد تک رکھا جانا چاہیئے۔[10]

امتحانات میں نمبرز کی تقسیم میں بھی عقائد اعمالِ اسلام کی بنیاد (قرآن مجید) کے ناظرہ مع تجوید سے پڑھنے پر چوتھی سے آٹھویں جماعت تک 40 فی صد نمبر مقرر کئے گئے ہیں، جنہیں مارک شیٹ میں ذکر کرنا بھی لازمی قرار دیا گیا ہے۔[11] مگر یہ کام بھی عملی جامہ پہننے کا منتظر ہے۔

سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ نے نصاب کو مرتب کرنے کے لیئے مختلف کمیٹیاں بنائی ہوتی ہیں جو کہ ماہر اساتذہ اور علماء پر مشتمل ہوتی ہیں۔یہ کمیٹیاں وقت وحالات کو مد نظر رکھتے ہوئے تعلیمی نصاب تیار کرتی ہیں جس میں یقیناً انسانوں کا ہاتھ شامل ہے۔اس لیئے اس نصاب کا خوبیوں کے ساتھ ساتھ چند تصحیح طلب امور بھی ہیں۔ جن کا ہونا کوئی عجیب وغریب بات نہیں بلکہ ان کی نشاندہی کے بعد ان کی تصحیح کی جائے تو زیادہ استفادہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔

**نصاب کی خصوصیات:** اس نصاب کا مجموعی طور پر جائزہ لیا جائے تو اس میں درج ذیل قابل ستائش خوبیاں اور اچھائیاں مضمر و موجود ہیں:

- یہ نصاب سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ کے اہداف و مقاصد کی عین عکاسی کرتا ہے۔
- سندھ کے تعلیمی اداروں میں مقرر نصاب کے مطابق زیر تعلیم ہر بچہ درج ذیل چیزیں پڑھتا ہے:

- قرآن پاک مع تجوید آٹھ سالوں میں مکمل ہونا۔
- اور تقریباً 20 چھوٹی سورتیں مکمل طور پر یاد کرانا۔
- اور تقریباً 10 چھوٹی دعائیں جن میں دعاءِ قنوت بھی شامل ہے؛ یاد کرانا۔
- اور مکمل نماز زبانی و عملی طور پر یاد کرانا اور اس کے آداب و شرائط بھی پڑھائے جانا۔
- اور ایمانیات کا تعارف مکمل طور پر کرایا جانا۔
- اور اسلام کے ارکان کا مکمل تعارف کرایا جانا۔
- اور قرآن پاک کی تعلیمات اور عقائد اسلام کا عملی نمونہ یعنی سیرت النبی ﷺ کا بھی ولادت تا وصال مکمل طور شاملِ نصاب ہونا۔
- اور حقوق اللہ اور حقوق العباد تفصیلاً پڑھائے جانا۔
- اور قرآن پاک میں مذکور انبیاء میں سے تین انبیاء (حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام) کا تفصیل کے ساتھ تعارف۔

- اس نصاب کی یہ بھی خصوصیت ہے کہ اگر یہ نصاب اچھی طرح سے ان تعلیمی اداروں میں مکمل طور پر پڑھایا جائے تو والدین کو اپنے بچوں کے لیے الگ مولوی/ قاری صاحب مقرر کرنے کی کوئی حاجت پیش نہیں آئے گی۔
- اگر بچہ اس نصاب سے مکمل استفادہ حاصل کرے تو یقیناً اسے دین کے بنیادی چیزوں کی معلومات حاصل ہو جائے گی اور وہ اپنے لیئے، اپنے خاندان اور اس معاشرے کے لیئے ایک مفید فرد کی حیثیت سے اپنا مثبت کردار ادا کر کے صوبہ سندھ کے ساتھ ساتھ اس ملک پاکستان کو بھی ترقی کی راہ پر گامزن کر سکتا ہے، اور قرآن مجید کی تعلیمات کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچا سکتا ہے۔
- سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ کی مرتب شدہ نئی کتابوں کی ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ ان کے آخر میں مشکل الفاظ کا معنی دیا گیا ہے جو کہ ایک طالب علم کے لیئے مفید ہونے کے ساتھ ساتھ استاد اور طالب علم کے والدین کی بھی مدد و معاونت کرتا ہے اور بچوں کو سمجھانے میں آسانی ہوتی ہے۔
- اس کے علاوہ ایک خوبی یہ بھی ہے کہ نئے نصاب میں شامل کتابوں میں رنگین تصاویر اور نقشہ جات دے کر بات کو واضح طور پر سمجھایا گیا ہے۔ یقیناً نقشہ اگر رنگین ہو تو اس سے خصوصاً سیرت النبی سے متعلق واقعات و غزوات کو سمجھنے میں بہت آسانی ہوتی ہے۔

نصاب کے چند توجہ طلب امور:

سندھ کے تعلیمی اداروں میں مقرر نصاب کا تنقیدی جائزہ لیا جائے تو درج ذیل امور میں مثبت تبدیلیاں لا کر اس نصاب کو زیادہ اچھا، مناسب اور معیاری بنا کر اس نصاب سے زیادہ مستفید ہوا جا سکتا ہے:

- فقط مقررہ پاروں کے نام لکھنے پر اکتفی کیا گیا ہے میرے خیال میں ایسا نہ کیا جائے بلکہ نصاب میں مقررہ پارے مکمل طور پر کتاب میں چھاپے جائیں یا بچوں کو مقررہ پارے مہیا کئے جائیں تاکہ اساتذہ، بچوں اور والدین کو صحیح طور پر معلوم ہو کہ یہ پارے بھی اس نصاب کا حصہ ہیں[12]۔
- اسی طرح اگر کسی جگہ قرآن مجید کی آیات استدلال کے طور پر پیش کی گئی ہیں تو اس جگہ صرف ترجمہ پر اکتفی کیا گیا ہے۔ایسا کرنا مناسب نہیں بلکہ عربی متن لازماً لکھا جائے تاکہ بچے اصل متن سے بھی واقف ہوں اور ایسی آیات جلد از جلد حفظ کر لیں[13]۔
- اسی طرح کئی جگہوں پر آیات ذکر کی گئی ہیں تو ان کا حوالہ ذکر نہیں کیا گیا۔آیات کے ساتھ لازماً اس کا مکمل حوالا بھی بیان کیا جائے تاکہ قرآن اور حدیث میں تفریق ہو سکے اور یہ بھی معلوم ہو سکے کہ یہ آیت قرآن مجید میں کس جگہ اور کس سورۃ میں موجود ہے[14]۔
- اس نصاب میں بچوں کو طہارت کا فقط تعارف ہی کرایا گیا ہے جو کہ ناکافی ہے۔بچوں کو وضو غسل اور خصوصاً ناپاکی کو دور کرنا بھی عملا سکھایا اور پڑھایا جائے۔کیونکہ آٹھویں کلاس تک پہنچتے پہنچتے بچے کی عمر تقریباً 12-14 سال تک ہو جاتی ہے، وہ بلوغت کی حد تک پہنچ جاتا ہے۔اس لیئے ان مسائل کا جاننا بچے کے لیئے نہایت ضروری ہے۔
- نصاب بنانے میں اکثر سلیس الفاظ کا چناؤ کیا گیا ہے لیکن چند ایک جگہیں ایسی ہیں جہاں پر ایسے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں جو بہت دشوار ومشکل ہیں یا پھر آجکل وہ غیر مستعمل ہیں اور بچوں کی سمجھ سے بالا تر ہیں۔[15]
- اسی طرح سب سے زیادہ توجہ طلب امر یہ کہ عمومی طور پر ابتدائی تا مڈل اور میٹرک وانٹر تک کے بچوں کے لیئے مرتب نصاب تو مناسب اور معیاری ہے، مگر اس نصاب کو پڑھانے والے ماہر اساتذہ کی کمی، اس نصاب کی خامیوں میں شمار کی جاتی ہے کہ ایسا نصاب تیار کیا گیا ہے جسے پڑھانے والے ہیں نہیں یا ہیں تو بہت کم۔
- نئے نصاب میں رنگین نقشہ جات بنا کر سیرت النبی ﷺ اور خصوصاً غزوات وغیرہ کو آسانی سے سمجھانے اور ذہن نشین کرانے کی بھرپور کوشش کی گئی ہے۔بیشتر نقشہ جات کو تو 2014 میں پیش کی گئی گذارشات کے مطابق سندھی میں ڈھال دیا گیا ہے مگر اب بھی کچھ نقشہ جات کو بغور دیکھا جائے گا تو معلوم ہو گا کہ یہ نقشہ جات عربی میں بنائے گئے ہیں جن کو سمجھنا ابتدائی تا مڈل کے بچوں کا کام نہیں[16]۔ان نقشہ جات کو بھی سندھی میں بنایا جائے تو زیادہ مناسب ومفید ہو گا۔
- نئے نصاب کا جائزہ لینے کے بعد یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اس نصاب کو صحیح طور پر نظر ثانی نہیں کیا گیا اور اگر نظر ثانی کیا بھی گیا ہے تو بحیثیت انسان اس نصاب میں چند غلطیاں رہ گئی ہیں۔

مثلاً ایک جگہ لبیک اللھم لبیک میں فونٹ کا استعمال غلط ہو گیا ہے جس کی وجہ سے حروف الگ الگ ہو گئے ہیں۔[17]

مثلاً: حروف مقطعات کا تعارف کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ :

’’قرآن ڪريم جون چوڏهن سورتون آهن. جن جي شروعات حروف هجاء سان ٿئي ٿي انهن اکرن کي حروف مقطعات چئبو آهي‘‘[18].

ترجمہ: قران کریم میں چودہ سورتیں ہیں۔ جن کی شروعات حروفِ ھجاء سے ہوتی ہے ان حروف کو مقطعات کہا جاتا ہے۔

اس کے بعد چودہ سورتوں کی فہرست دی گئی ہے۔

لیکن حقیقتا قرآن پاک میں حروفِ مقطعات سے شروع ہونے والی سورتوں کا جائزہ لیا جائے توان کی تعداد انیتس بنتی ہے۔اور حیرت انگیز طور پر 2014سے 2017تک شایع شدہ کتب میں یہ تصحیح نہیں کی جاسکی۔ان سورتوں کی تفصیل اس طرح ہے:

| نمبر شمار | سورۃ کا نام | سورۃ کا نمبر ترتیب قرآن کے مطابق | حروف مقطعات |
|---|---|---|---|
| 1. | البقرۃ | 2 | الم |
| 2. | آل عمران | 3 | الم |
| 3. | الأعراف | 7 | المص |
| 4. | یونس | 10 | الر |
| 5. | ھود | 11 | الر |
| 6. | یوسف | 12 | الر |
| 7. | الرعد | 13 | المر |
| 8. | ابراھیم | 14 | الر |
| 9. | الحجر | 15 | الر |
| 10. | مریم | 19 | كهيعص |
| 11. | طه | 20 | طه |
| 12. | الشعراء | 26 | طسم |
| 13. | النمل | 27 | طس |
| 14. | القصص | 28 | طسم |
| 15. | العنکبوت | 29 | الم |
| 16. | الروم | 30 | الم |
| 17. | لقمان | 31 | الم |
| 18. | السجدۃ | 32 | الم |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| .19 | یس | 36 | یس |
| .20 | ص | 38 | ص |
| .21 | غافر | 40 | حم |
| .22 | فصلت | 41 | حم |
| .23 | الشوری | 42 | حم عسق |
| .24 | الزخرف | 43 | حم |
| .25 | الدخان | 44 | حم |
| .26 | الجاثیۃ | 45 | حم |
| .27 | الأحقاف | 46 | حم |
| .28 | ق | 50 | ق |
| .29 | ن | 68 | ن |

یہ تو صورت حال اس نصاب کی ہے جو کہ سندھ کے حکومتی تعلیمی اداروں میں پڑھایا جانے والا واحد نصاب ہے۔ لیکن سندھ کے تعلیمی اداروں کا تحقیقی جائزہ لینے سے معلوم ہوگا کہ وہاں پر اس مناسب اور مجموعی طور پر ایک اچھے اور معیاری نصاب کو کس طرح پڑھایا جاتا ہے اور اس کی تدریس میں کیا مشکلات پیش آتی ہیں۔

**سندھ کے تعلیمی اداروں میں تدریس عقائد کی صورتحال:** سندھ کے تعلیمی اداروں میں تدریس عقائد کے حکومت کی جانب سے مقررہ نصاب کی صورتحال کو معلوم کرنے کے لیئے ایک سوالنامہ (questionnaire) تیار کیا گیا اور اس میں سندھ کے مختلف علاقوں میں واقع حکومتی تعلیمی اداروں (پرائمری تا انٹر) میں تدریس کا فریضہ انجام دینے والے 448 اساتذہ سے تدریس اسلامیات اور خاص طور پر عقائد کی تعلیم کے متعلق مجموعی طور پر 16 سوال پوچھے گئے، جن کے ذریعے یہ جانا گیا کہ ان کے تعلیمی اداروں میں تدریسِ عقائد کی صورت حال کیا ہے۔

**سوالنامہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں:**

## عقائد کی تدریس وترویج میں سندھ کے تعلیمی اداروں کا کردار: تحقیقاتی دورہ

محترم اساتذہ کرام السلام علیکم !

عقائد کی تدریس وترویج میں سندھ کے تعلیمی اداروں کا کردار کے موضوع پر ایک تحقیق منعقد کی جارہی ہے، جس میں نیچے دیئے ہوئے سوالات؛اسلامیات کے نصاب خصوصاً عقائد کے جزء سے متعلق ہیں، ان میں آپ کی معاونت کی ضرورت ہے۔آپ سے گذارش ہے کہ ان سوالات کے جواب گزشتہ تین سالوں کے تجربے کی بنیاد پر دیں۔آپ کو اس بات کی یقین دہانی کرائی جاتی ہے کہ آپ کی دی گئی معلومات صرف اور صرف تحقیقاتی عمل کا حصہ ہو گی، اس کے علاوہ اس کا کوئی دوسرا استعمال نہیں کیا جائے گا۔اس لیے آپ سے گذارش ہے کہ جو جواب آپ کو مناسب لگے اسی پر ٹک کریں اور کوئی سوال، جواب کے بغیر نہ چھوڑیے۔

نام (اختیاری)............................... کلاس............................... جنس (مرد/عورت)

اسکول............................................... شہر...............................................

1. **ہم روزانہ اسلامیات پڑھاتے ہیں۔**

☐10 منٹ ☐20 منٹ ☐ 30 منٹ ☐ 40 منٹ ☐ 40 منٹ سے زائد

2. **اسلامیات کا امتحان لیا جاتا ہے**

☐ ہفتہ وار ☐ ماہانہ ☐ سہ ماہی ☐ ششماہی ☐ سالانہ

3. **ہماری کلاس میں ہر سال عقائد وایمانیات سے متعلق حصہ مکمل پڑھایا جاتا ہے۔**

☐ بالکل نہیں ☐ بہت کم ☐ کبھی کبھار ☐ اکثر اوقات ☐ ہمیشہ

4. **سکول میں اسلامیات پڑہانے کے لیئے الگ استاد ہے۔**

☐ بالکل نہیں ☐ بہت کم ☐ کبھی کبھار ☐ اکثر اوقات ☐ ہمیشہ

5. **ہمیں عقائد پڑھانے اور سمجھانے میں مشکل پیش آتی ہے۔**

☐ بالکل نہیں ☐ بہت کم ☐ کبھی کبھار ☐ اکثر اوقات ☐ ہمیشہ

6. **ہم کلاس میں غیر مسلم بچوں کو بھی ایمانیات وعقائد اسلام کی تعلیم دیتے ہیں۔**

☐ بالکل نہیں ☐ بہت کم ☐ کبھی کبھار ☐ اکثر اوقات ☐ ہمیشہ

7. **ہم اسلامیات پڑھاتے ہوئے طلبہ/طالبات کو دوسرے مذاہب کے بارے میں بھی معلومات فراہم کرتے ہیں۔**

☐ بالکل نہیں ☐ بہت کم ☐ کبھی کبھار ☐ اکثر اوقات ☐ ہمیشہ

8. **ہمارے سکول میں محلے/شہر کے جید علماء کو قراءات/تقریری مقابلے میں بلایا جاتا ہے۔**

☐ بالکل نہیں ☐ بہت کم ☐ کبھی کبھار ☐ اکثر اوقات ☐ ہمیشہ

9. **ہمارے سکول میں "سکول لیول" پر مذہبی تہواروں پر تقریری مقابلے/تقریبات منعقد ہوتی ہیں* :**

☐ ہفتہ وار ☐ ماہانہ ☐ سہ ماہی ☐ ششماہی ☐ سالانہ

10. **" کلاس لیول" پر بھی مذہبی تہواروں پر تقریری مقابلے/تقریبات منعقد ہوتی ہیں :**

☐ ہفتہ وار ☐ ماہانہ ☐ سہ ماہی ☐ ششماہی ☐ سالانہ

11. **بچوں کو عملی صورت میں اسلامیات (نماز/آداب) سمجھانے کے لیے مسجد میں لے جاتے ہیں۔**

☐ بالکل نہیں ☐ بہت کم ☐ کبھی کبھار ☐ اکثر اوقات ☐ ہمیشہ

12. ہمیں تدریس اسلامیات میں رہنمائی کے لیے کتاب "رہنمائے اساتذہ" فری مہیا کی گئی ہے۔

☐ ہاں ☐ نہیں

13. کتاب "رہنمائے اساتذہ" اسلامیات اور خاص عقائد کی تدریس میں معاونت/سہولت فراہم کرتی ہے۔

☐ بالکل نہیں ☐ بہت کم ☐ کبھی کبھار ☐ اکثر اوقات ☐ ہمیشہ

14. اساتذہ کو خاص تدریس اسلامیات کورسز (ریفریشر) کروائے جاتے ہیں۔

☐ بالکل نہیں ☐ بہت کم ☐ کبھی کبھار ☐ اکثر اوقات ☐ ہمیشہ

15. اساتذہ کو خاص تدریس اسلامیات کورسز/ریفریشر میں جدید ٹیکنالوجی سے مدد لینا سکھایا جاتا ہے۔

☐ بالکل نہیں ☐ بہت کم ☐ کبھی کبھار ☐ اکثر اوقات ☐ ہمیشہ

16. ہمارے سکول میں تدریسی معاونت کے طور پر ڈیجیٹل ڈوائس/آڈیو/وڈیو ٹیکنالوجی استعما ہوتی ہے۔

☐ بالکل نہیں ☐ بہت کم ☐ کبھی کبھار ☐ اکثر اوقات ☐ ہمیشہ

آپ کے تعاون کا بہت شکریہ

**تحقیقی دورہ کے اہم نتائج:** عقائد وایمانیات کی تدریس کی صورت حال جاننے کے لیئے بنائے گئے اس سوالنامہ کے نتائج جان کر کسی قسم کی حیرت تو نہیں ہوئی، البتہ یہ جان کر پریشانی ضرور ہوئی کہ ان حکومتی تعلیمی اداروں میں کام کرنے والے اکثر اساتذہ کو یہ معلوم ہی نہیں تھا کہ اسلامی عقائد کی بنیاد اور مصدر اول قرآن مجید ناظرہ پڑھانا ان کے نصاب میں شامل بھی ہے یا نہیں! اس سوالنامہ سے جو نتائج سامنے آئے ان کی تفصیل کچھ یوں ہے: پہلے سوال کے متعلق جو تدریس اسلامیات کے روزانہ کے دورانیہ سے متعلق تھا کے جواب میں 28.2 فی صد اساتذہ کی رائے کہ مطابق ان کے سکول میں اسلامیات بیس منٹ ہی پڑھائی جاتی ہے۔ حالانکہ اسلامیات کا نصاب قرآن مجید ناظرہ مع تجوید اور تعلیمات اسلام پر مشتمل ہے جس کا احاطہ بیس منٹ میں کرنا ناممکن ہے، اور یہی وجہ ہے کہ تعلیمی سال کے اختتام پر بیشتر تعلیمی اداروں میں اسلامیات کا نصاب یا تو نامکمل ہوتا ہے یا کم از کم طلبہ وطالبات کو قرآن مجید ناظرہ بالکل نہیں پڑھایا جاتا۔ طلبہ کو کہیں تو برملا یہ کہا جاتا ہے کہ قرآن ناظرہ کا جزء آپ محلے کی مساجد یا مدارس میں پڑھا کریں یہ ہماری ذمہ داریوں میں شامل نہیں۔ چونکہ نصاب کو سمجھنے سمجھانے کے عمل میں امتحان کا بڑا عمل دخل ہوتا ہے۔ عصر حاضر میں طلبہ کو مختلف مراحل پر مختلف قسم کے امتحانات سے گذارا جاتا ہے تاکہ پڑھایا جانے والا نصاب طلبہ وطالبات کو مکمل طور پر ذہن نشین ہو جائے اور سالانہ امتحان میں طلبہ وطالبات کو کوئی دقت پیش نہ آئے۔ اس اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے ہمارے سوال نامہ کا دوسرا سوال امتحان کے متعلق تھا کہ آپ کے ادارے میں اسلامیات کا امتحان کتنی مدت کے بعد لیا جاتا ہے۔ جس میں 42 فی صد تعلمی اداروں کا دار و مدار صرف اور صرف سالانہ امتحانات پر ہی ہے۔ جب کہ 28.2 فی صد اداروں میں ہفتہ وار وماہانہ

امتحانات لیے جاتے ہیں۔ اور جہاں پر کم سے کم مدت میں امتحانات کا انعقات ہوتا ہے وہاں تعلیم تدریس کا عمل بہتر نتائج دے رہا ہے۔
اسلامیات سے متعلق ان دو عمومی سوالات کے بعد عقائد وایمانیات سے متعلق اساتذہ کرام سے رائے لی گئی۔ جس میں اساتذہ کرام کی دی گئی آراء سے ملا جلا نتیجہ سامنے آیا۔ محقق کی رائے کے مطابق اس کی دو اہم وجوہات ہو سکتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ حکومتی ادارون کی صورت حال واقعتا وہی ہے جس سے اساتذہ نے آگاہ کیا ہے۔ اگر ایسا ہی ہے تو پھر عقائد وایمانیات تو دور کی بات کتبِ اسلامیات کو چھوا ہی نہیں جاتا ہوگا۔ دوسری وجہ یہ کہ اساتذہ کو یہ معلوم ہی نہیں کہ ایمانیات وعقائد کا باب، کتبِ نصاب کا ابتدائی باب ہے اور پہلا سبق ہے، جسے لا محالہ پڑھانا ہی ہوتا ہے۔ اس سوال کے جواب میں 50 فی صد اساتذہ نصاب اسلامیات یا تو بالکل نہیں پڑھاتے یا تو بہت کم اور کبھی کبھار ہی پڑھاتے ہیں۔ اور اگر ایسا ہی ہے تو یہ صورت حال بہت تشویش ناک ہے جس کا ازالہ ہونا چاہیئے۔ اس سوال کے متعلق اساتذہ کی آراء حسب ذیل ہیں:

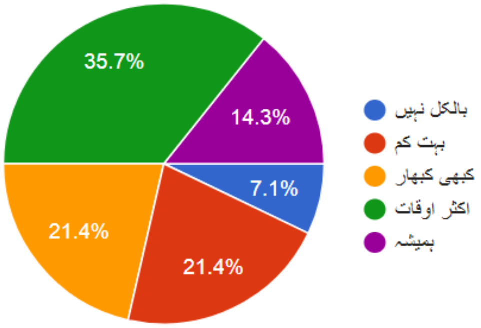


عصر حاضر میں تخصصات کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ ہر مضمون کے لیے متخصص اساتذہ کا تعین کیا جاتا ہے۔ اور اسلامیات بھی ایسے ہی مضامین میں سے ہے جسے تجوید، وقراءات، اور اسلام تعلیمات اسلام پر گرفت رکھنے والے اساتذہ ہی اچھے اور بہتر انداز سے پڑھا سکتے ہیں۔ ہمارے اس سوال کے جواب میں کہ آپ کے سکول میں اسلامیات پڑہانے کے لیئے الگ استاد مقرر ہے؟ صرف 28 فی صد ایسے تعلیمی ادارے سامنے آئے جہاں پر متخصص اساتذہ متعین ہیں۔ اس سوال کی تفصیل درج ذیل ہے۔

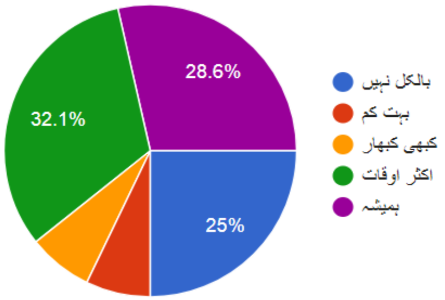

جہاں پر متخصصین مقرر نہیں وہاں پر یقینا اساتذہ کو اسلامیات خصوصا عقائد و ایمانیات پڑھاتے ہوئے کچھ مشاکل در پیش ہوں گی۔اسی بات کو جاننے کے لیے اساتذہ سے یہ جاننے کی کوشش کی گئی کہ کیا آپ کو عقائد پڑھانے اور سمجھانے میں مشکل پیش آتی ہے۔اس کے جواب میں 63.2 فی صد ایسے اساتذہ سامنے آئے جنہیں کبھی کبھار یا اکثر اوقات عقائد و ایمانیات پڑھانے اور سمجھانے میں کسی نہ کسی مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔اس سوال کے متعلق اساتذہ کی آراء کی تفصیل درج ذیل ہے۔

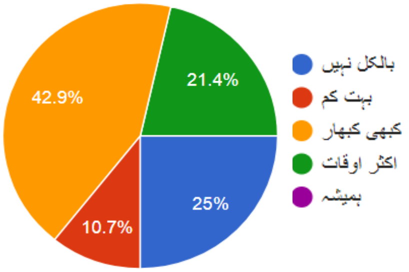


اگر اتنی بڑی تعداد میں اساتذہ کو مشکلات پیش آتی ہوں تو لازمی طور پر اس کا طلبہ وطالبات پر بھی منفی اثر پڑتا ہوگا۔ایسی پیش آمدہ مشاکل کو حل کرنے کے لیے کئی طریقے اپنائے جاسکتے ہیں جن میں متخصص اساتذہ کے تقرر کے علاوہ تدریس کے عمل میں ڈجیٹل ٹیکنالوجی کا استعمال بھی ہوسکتا ہے۔سندھ میں چونکہ اچھی خاصی تعداد میں غیر مسلم اقلیتیں آباد ہیں، جنہیں اسلامیات کے جگہ پر اخلاقیات کا مضمون پڑھایا جاتا ہے مگر 27 فیصد ادارے، غیر مسلم اساتذہ کی کمی کی وجہ سے یا کسی اور مسئلے کے پیش نظر غیر مسلم طلبہ وطالبات کو بھی اسلامیات بمع ایمانیات وعقائد اسلام کی تعلیم دیتے ہیں۔عقائد وایمانیات میں کبھی کبھار ایسی بحثیں چھڑ جاتی ہیں جن میں دوسرے مذاہب کے متعلق جانکاری دینا ضروری ہوجاتا ہے۔اس کا خیال نصاب کی ترتیب وتیاری کے دوران بھی رکھا گیا ہے۔جس میں یہود ونصاری اور ہندومت کے عقائد وتہواروں سے طلبہ وطالبا کی آشنائی کرائی گئی ہے۔اور کبھی کبھار اساتذہ اپنی طرف سے کسی خاص مسئلے میں جیسا کہ توحید وآخرت پر ایمان وغیرہ میں دوسرے مذاہب کے متعلق بھی معلومات فراہم کرتے ہیں تاکہ مسئلے کو سمجھنے میں آسانی ہو اور بات ذہن نشین ہوجائے۔دوسرے مذاہب سے متعلق جانکاری دینے یا نہ دینے کے متعلق پوچھے جانے والے سوال کے جواب میں 40 فی صد اساتذہ اپنی طرف سے دوسرے مذاہب کے متعلق بھی معلومات فراہم کرتے ہیں۔اسلامیات خصوصا عقائد وایمانیات میں مناہج تدریس میں یہ بھی ایک خاص طریقہ ہے کہ آپ اپنے علاقہ کے ایسے علماء وفضلاء کو اپنے ادارے میں مدعو کریں جس کی شہرت وتقوی کا علاقہ بھر میں چرچا ہو۔کیونکہ اس طلبہ وطالبات کا شوق وذوق بھی بڑھتا ہے اور جید علماء سے استفادہ ہوجاتا ہے اور علماء سے تعلق بن جاتا ہے۔اس مسئلے سے متعلق دو اہم سوالات کے جواب جاننے کی کوشش کی گئی ایک یہ کہ آپ سکول میں "سکول لیول" پر مذہبی تہواروں پر کتنے عرصہ بعد تقریری مقابلے/تقریبات منعقد ہوتی ہیں۔تو جتنی زیادہ تقریبات منعقد ہوں گی اتنا ہی زیادہ علماء وفضلاء کو مدعو کرنے کا موقعہ میسر آتا ہے تو دوسرا سوال یہ کیا

گیا کہ ان تقریبات میں علماء و فضلاء کو کب کب بلایا جاتا ہے۔ پہلے سوال کے نتائج کا خلاصہ یہ ہے کہ تقریبا 70 فی صد اداروں میں ایسی تقریبات سالانہ ہی منعقد ہوا کرتی ہیں۔ یوں علماء و فضلاء کو مدعو کرنے کے مواقع بھی بہت محدود ہو جاتے ہیں۔ علماء کو مدعو کرنے اور ان سے

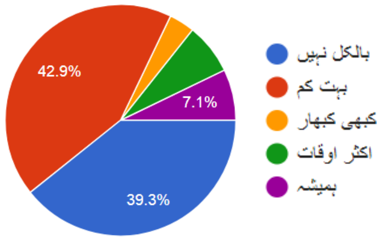


کسی موضوع پر درس و وعظ دینے کے متعلق پوچھے گئے سوال کے جواب میں 81 فی صد ادارے ایسے ہیں جہاں یہ طریقہ تعلیم سرے سے عمل میں ہی نہیں لایا جاتا یا پھر بہت ہی کم استعمال ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حکومتی تعلیمی اداروں کے فاضلین کا رابطہ علماء دین سے کمزور ہوتا ہے۔ اس سوال سے متعلق جو آراء سامنے آئیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے: عقائد و ایمانیات کی تدریس میں خصوصی طور پر اور اسلامیات میں عام طور پر یہ طریقہ تدریس بڑا اہم کردار ادا کرتا ہے کہ وقتاً فوقتاً مختلف تقریبات کا انعقاد کیا جائے۔ سکول لیول پر شاید مالی مسائل کی بنا ہفتہ وار یا ماہانہ پر یہ ممکن نہ ہو، کیونکہ اس میں اخراجات زیادہ ہونے کا قوی اندیشہ ہوتا ہے۔ اگر تقریبات کا انعقاد کلاس لیول پر کیا جائے اور بچوں سے کسی موضوع پر تقریریں کروائی جائیں اور ان کے درمیان مقابلہ کی فضا قائم کی جائے پھر کامیاب طلبہ و طالبات کو چھوٹے چھوٹے انعامات سے نوازا جائے تو اس میں اخراجات بڑی حد تک کم ہو جاتے ہیں۔ کلاس لیول پر تقریبات کے انعقاد 17 فیصد اداروں میں ماہانہ اور 10 فیصد میں ششماہی تقریبات کا انعقاد کیا جاتا ہے جو کہ خوش آئند بات ہے۔ مگر بڑی تعداد ایسی ہے جہاں پر کلاس لیول پر بھی سالانہ تقریبات ہی منعقد ہوتی ہیں جہاں بچوں کے درمیان اسلامیات اور خاص طور پر عقائد و ایمانیات سے متعلق تقریبات کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ اسلامیات اور خاص طور پر عقائد و ایمانیات کے طرق ہائے تدریس میں عملی طور پر سکھانا اور مسجد وغیرہ میں لا جانا بھی شامل ہوتا ہے۔ جس میں بچوں کو گروہی صورت میں مسجد لے جاکر مسجد کے آداب وغیرہ سے آگہی دی جاتی ہے اور عملی طور پر انہیں باادب بٹھانا مسجد کی صفائی وغیرہ کروانا بھی شامل ہے۔ اسی طرح کبھی کبھار جمعہ المبارک کے دن مسجد لے جاکر عقائد و ایمانات پر منعقدہ خطبہ جمعہ میں شرکت کروانا بھی شامل ہے۔ اس طریقہ تدریس کو بھی سندھ کے 64 فیصد اداروں میں بالکل عمل میں نہیں لایا جاتا اور 6 فیصد ہی ایسے ادارے ہیں جہاں اس طریقہ تدریس کا ہمیشہ یا اکثر اوقات اہتمام کیا جاتا ہے اور بچوں کو عملی صورت میں اسلامی عقائد و ایمانیات سمجھانے کے لیے سکول سے باہر لے جایا جاتا ہے۔ اسلامیات میں مستعمل طریقہائے تدریس پر عمل درآمد کے فقدان کو مد نظر رکھتے ہوئے حکومت پاکستان نے ملک بھر کے اساتذہ کو رہنمائے اساتذہ فری مہیا کرنے کی ذمہ داری اٹھائی ہوئی ہے۔ جس میں ہر مضمون کے متعلق اساتذہ کی رہنمائی کا سامان فراہم کیا جاتا ہے۔ اسی

طرح دوسرے خانگی اداروں نے بھی رہنمائے تدریس کی کتب تیار کی ہیں۔ایسی کتب کو سامنے رکھا جائے تو اساتذہ کو اسلامیات وتدریس عقائد وایمانیات سے متعلق کئی مسائل حل ہوسکتے ہیں۔اس کتاب کے متعلق اس سوالنامہ میں دو چیزیں دریافت کی گئی ہیں ایک تو یہ کہ: آپ تدریس اسلامیات میں رہنمائی کے لیے کتاب "رہنمائے اساتذہ"فری مہیا کی گئی ہے۔تو اس کے جواب میں 64 فی صد اساتذہ کی رائے یہ ہے کہ انہیں یہ کتاب مہیا نہیں کی جاتی۔اگر اتنی بڑی تعداد کو رہنما کتب ہی فراہم نہیں کی جائیں گی، تو اساتذہ طریقہ ہائے تدریس میں کہاں سے رہنمائی حاصل کریں گے۔ کیوں کہ جن اساتذہ کو یہ کتاب فراہم کی جاتی ہے ان میں سے 60 فی صد اساتذہ کی رائے کہ مطابق یہ کتاب رہنمائی کے لیے بہت مفید ہے اور وقتاً فوقتاً تدریسی مسائل میں معاونت فراہم کرتی رہتی ہے۔جیسا کہ رہنمائے اساتذہ کتاب کی فراہمی میں بیان ہوا کہ ایک بڑی تعداد ایسی ہے جسی یہ کتاب پہنچ ہی نہیں پاتی۔تو ان کی تربیت کے لیے ایک اور انداز اپنایا جاتا ہے۔وہ یہ کہ ان کے لیے مختلف کورسز کا انعقاد کیا جائے جن میں انہیں تدریس اسلامیات اور اس کے مختلف طریقوں سے واقفیت کرائی جائے۔ مگر اس سوال کے جواب میں کہ آیا اساتذہ کو خاص تدریس اسلامیات کورسز (ریفریشر) کروائے جاتے ہیں؟ 71 فی صد اساتذہ کو ایسے کورسز کرائے ہی نہیں جاتے جس کی وجہ سے ان کے اندر اعتماد قائم نہیں رہ پاتا اور نتیجتاً انہیں تدریس کے دوران مشاکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جس کا اثر طلبہ وطالبات کی تعلیم وتربیت اور ان کے اخلاق پر نمایاں نظر آتا ہے۔ایسے اساتذہ جنہیں ہمیشہ ریفریشر کورسز میں شمولیت کا موقعہ میسر ہوتا ہے یا وہ اکثر اوقات یا کبھی کبھار ایسی سہولت سے مستفید ہوتے ہیں ان کی تعداد تقریباً 29 فی صد ہے۔ایسے اساتذہ سے عصر حاضر کے تقاضوں سے متعلق ایک اہم سوال کا جواب جاننے کی کوشش کی گئی کہ اساتذہ کو ایسے کورسز/ریفریشر میں جدید ٹیکنالوجی سے مدد لینا سکھایا جاتا ہے؟تو اس میں بھی صرف 81 فی صد کا خیال یہی ہے کہ انہیں جدید ٹیکنالوجی مثلاً کمپیوٹر، پروجیکٹر وغیرہ کا استعمال بالکل ہی نہیں سکھایا جاتا۔ویسے تو ہمارے حکومتی تعلیمی اداروں میں بنیادی سہولیات کی فراہمی بھی ممکن نہیں بنائی جاسکی مگر پھر بھی عصر حاضر کا تقاضہ ہے کہ جدید ٹیکنالوجی سے استفادہ لیا جائے اور یہ جدید آلات تدریس کے عمل کو بہت آسان بنادیتے ہیں۔ مثلاً روزانہ اگر 15 منٹ کے لیے کسی اچھے قاری کی تلاوت طلبہ وطالبات کو سنائی جائے تو ناظرہ قرآن مجید کا جزء ایک سال میں دو مرتبہ مکمل کیا جاسکتا ہے۔اسی دنیا کے اچھے اچھے قراء کرام اور علماء سے بچوں کی واقفیت کرائی جاسکتی ہے۔ اگر اساتذہ کو ایسے جدید آلات سے استفادہ حاصل کرنا سکھایا جائے تو یقیناً بچوں کا ذوق وشوق بڑھے گا اور طلبہ وطالبات کو اسلامیات کی تعلیم کے حصول میں بہت معاونت مل سکتی ہے۔ مگر ڈ جیٹل ڈوائیس/آڈیو/وڈیو ٹیکنالوگی کے استعمال سے متعلق پوچھے گئے سوال میں کہ: سکول میں تدریسی معاونت کے طور پر ڈجیٹل ڈوائس/آڈیو/وڈیو ٹیکنالوجی استعما ہوتی ہے؟ 82 فی صد سکولوں میں ایسی ٹیکنالوجی کا استعمال کیا ہی نہیں جاتا اور جہاں ایسے آلات سے استفادہ کیا جاتا ان کی تعداد 3.6 فی صد سے زیادہ نہیں۔ اس سوالنامہ کے نتائج سے اس بات کا علم ہوا کہ سندھ کے حکومتی تعلیمی اداروں میں زیر تعلیم بچوں کو اسلامیات روزانہ پڑھائی جاتی ہے۔ جس میں عقائد وایمانیات کا مقررہ نصاب 50 فیصد اداروں میں مکلم کرایا جاتا ہے۔اور یہ تمام نصاب پڑھانے کے لیئے سکولوں میں کوئی الگ استاد

مقرر نہیں بلکہ کسی کلاس میں ایک تو کسی میں دو اساتذہ ہی سارا دن پانچ سے سات مقررہ سبجیکٹ پڑھاتے ہیں۔ جو کہ اسلامیات کے ماہر اساتذہ بھی نہیں بلکہ سندھی/اردو وغیرہ مضامین کے عام اساتذہ ہوتے ہیں جن کو اکثر تجوید و قرآن مجید کی بنیادی چیزوں کے متعلق معلومات بھی نہیں ہوتی جس کی وجہ سے ان اداروں میں قرآن مجید تجوید سے پڑھانا تو دور کی بات ہے بلکہ قرآن مجید ناظرہ سرے سے پڑھایا ہی نہیں جاتا اور بچوں کو مسجد/مدرسہ سے رجوع کرنے کا کہا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ تدریس قرآن مجید اور عقائد وایمانیات کے اس نصاب کو مکمل طور پر پڑھانے کے لیئے مختلف اساتذہ کرام نے روزانہ اپنی مرضی کے مطابق مختلف دورانئے مقرر کئے ہوئے ہیں۔ جس میں وہ یہ نصاب پڑھایا کرتے ہیں ان پر کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں کہ اسلامیات کے سبجیکٹ کو ایک گھنٹہ روزانہ پڑھائیں یا آدھ گھنٹہ روزانہ وغیرہ وغیرہ۔ اور اساتذہ کی صلاحیتیں اجاگر کرنے کے لیے کوئی خاص انتظامات نہیں کئے گئے نہ ہیں رہنمائے اساتذہ کی صورت میں اور نہ ہی ان کی تربیت وغیرہ کر کے۔ اسی طرح انہیں عصر حاضر کے تقاضوں سے بھی ہم آہنگ نہیں کیا گیا جس کے منفی اثرات تعلیمی نظام پر نمایاں ہیں کہ طلبہ وطالبت سرکاری سکولوں کی نسبت خانگی سکولوں کو فوقیت دے رہے ہیں۔

**گذارشات وسفارشات (مسائل کا حل):** سندھ کے حکومتی تعلیمی اداروں میں عقائد وایمانیات کی تدریس و ترویج کے اس خصوصی جائزے کے بعد اس نصاب سے زیادہ بہتر انداز میں استفادہ حاصل کرنے کے لیئے میں مندرجہ ذیل گذارشات پیش کی جاتی ہیں جن کا تعلق ہمارے معاشرے کے مختلف اداروں اور طبقات سے ہے۔ اور ان گذارشات وسفارشات پر عمل پیرا ہو کر ہم سندھ کے سرکاری تعلیمی اداروں میں تدریسِ و ترویج عقائد وایمانیات میں درپیش مسائل ومشاکل کو بآسانی حل کر سکتے ہیں:

1. **حکومت سے متعلق چند گذارشات وسفارشات:**

- **مقررہ نصاب کی تکمیل قانونی طور پر ممکن بنائی جائے:** چونکہ قرآن مجید عقائد واعمال کا مصدر اول ہے اس کا پڑھنا ہر مسلمان کے لیئے لازمی ہے اور حکومتی تعلیمی کے اداروں کی تعلیمی پالیسی کے مطابق بھی اس کا پڑھانا لازمی ہے اگر کوئی استاد اسلامیات کا یہ مقررہ حصہ پڑھانے میں جان بوجھ کوتاہی کرے تو: حکومت کو چاہئے کہ ان اساتذہ کے خلاف فوری عملی قدم اٹھائے اور ان کے خلاف قانونی کاروائی کرے۔ مستقبل میں ایسے اساتذہ کے لیئے سخت سے سخت سزا مقرر کی جائے تاکہ یہ ممکن ہو کہ استاد اپنا نصاب مکمل کرائیں اور خصوصا قرآن مجید (جو بنیاد عقائد وایمانیات ہے) کے مقررہ پارے مقررہ وقت میں مکمل کرائیں۔ اور یہ کام حکومت کے لیئے کوئی ناممکن بھی نہیں، کیونکہ اگر بچے کو تھپڑ مارنے پر استاد کے لیئے سزا مقرر کی جاسکتی ہے تو قرآن مجید؛ جو کہ تعلیمات اسلامی کی اصل ہے اور تمام جہانوں کے لیئے ہدایت ہے؛ اس کے پڑھانے میں غفلت برتنے پر بھی سزا مقرر کی جانی چاہئے۔ استاد کا بچے کو تھپڑ مارنا میرے نزدیک بچے کا ایک جسمانی اور عارضی نقصان ہے، جو کہ کسی صورت برداشت کیا جاسکتا ہے۔ مگر قرآن مجید کی تدریس سے مکمل روگردانی میرے نزدیک بچے کا سب سے بڑا علمی اور روحانی، میدان میں مستقل نقصان ہے، جس کا ازالہ کسی بھی طرح نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی اس نقصان کو کسی صورت برداشت کیا جاسکتا ہے۔

- **اساتذہ کی رہنمائی کا بہتر اہتمام:** موجودہ نظام تعلیم میں متعین اساتذہ اگر اس لائق نہیں کہ وہ عقائد وایمانیات کو ٹھیک پڑھا سکیں، تو حکومت کو چاہیے کہ فوری طور پر ان کی تربیت کا مناسب بندوبست کرے اگر انہیں رہنمائے اساتذہ کتب نہیں پہنچ رہیں تو ان کی ترسیل کو یقینی بنایا جائے۔ اور ان کو قرآن مجید بمع تجوید، ترجمہ و تفسیر وغیرہ کے ایسے شارٹ کورسز کرائے جائیں جس میں جدید وسائل تدریس سے بھی آشنائی کرائی جائے، تاکہ یہ اساتذہ اس قابل ہو جائیں کہ بغیر کسی مشکل کا سامنا کرتے ہوئے قرآن مجید اور عقائد وایمانیات کو بآسانی پڑھا سکیں۔
- **ماہر اساتذہ کی تقرری:** اگر موجودہ اساتذہ اس قابل نہ ہو سکیں تو جلد از جلد حکومتی تعلیمی اداروں میں ایسے اساتذہ مقرر کئے جائیں جن میں قرآن بمع تجوید اور عقائد وایمانیات پڑھانے کی صلاحیت پہلے سے موجود ہو اور وہ موجودہ نصاب پڑھانے میں مہارت رکھتے ہوں، تاکہ بچوں کا مستقبل روشن ہو سکے اور وہ اسلام کے نور سے منور ہو سکیں۔
- **نصابِ عقائد وایمانیات کا تناسب:** موجودہ نصاب کا جائزہ لینے سے معلوم ہوا کے عقائد وایمانیات کا تناسب بہت کم ہے اور ہر جماعت میں ایک سے دو اسباق ہی عقائد وایمانیات سے متعلقہ ہیں۔ قومی وصوبائی تعلیمی کمیٹیز کو چاہئے کہ اسلام کے بنیادی عقائد وایمانیات سے متعلق مواد کو کم از کم 25 فی صد تک لے جایا جائے۔ اور اسی طرح امتحانی پرچہ جات تیار کرتے وقت بھی عقائد وایمانیات کے تناسب کو 25 فیصد تک لے جایا جائے تاکہ طلبہ وطالبات میں عقیدہ ایمانیات کو رسوخ ممکن ہو سکے جس کی بنیاد پر وہ اچھے اور سچے مسلمان و پاکستانی بن سکتے ہیں۔

2. **سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ سے متعلق گذارشات وسفارشات:**

- **ماہرین تعلیم کی کمیٹی تشکیل:** سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ کو چاہئے کہ وہ اپنے علمی کردار بہتر سے بہتر کرنے اور تعلیمی نصاب کی تیاری کے لیئے ایسی ٹیم بنائے جو کتابوں کو مرتب کرتے وقت موجودہ دور کے مطابق الفاظ کا چناؤ کرے اور قدیم/دشوار سندھی کے الفاظ کا استعمال کرنے سے گریز کرے اور کتابوں کی اچھی طرح نظر ثانی کرائی جائے تاکہ غلطی کا اندیشہ کم سے کم ہو۔
- **قرآن مجید کے نسخہ جات کی فراہمی:** قرآن پاک کے مقررہ نصاب کی طرف نصابی کتب میں فقط اشارہ نہ کیا جائے (کہ ناظرہ: فلاں پارہ سے فلاں پارہ تک) بلکہ مقررہ نصاب کو یا تو تفصیلا درسی کتب کے اندر ہی شامل کیا جائے یا بچوں کو قرآن مجید کے الگ نسخہ جات مہیا کئے جائیں تاکہ استاد اور طلبہ کو اس مقررہ نصاب کا علم صحیح طرح سے ہو سکے اور وہ قرآن کے نور سے بچوں کو منور کریں۔
- **دوسرے مضامین کے نصاب سے متعلق:** اسلامیات کے علاوہ دوسرے نصاب میں بھی، اگر اسلامی اور پاکستانی ثقافت کے تشخص کا خیال رکھا جائے۔ بچوں/بچیوں کی نیم برہنہ تصاویر جن میں انہیں سکرٹ یا آدھے کپڑے پہنے دکھایا جا رہا ہو۔ ایسی تصاویر کو نصابی کتب میں شامل کرنے سے اجتناب کیا جانا چاہئے تاکہ طلبہ وطالبات کے اندر شروع سے ہی اسلامی نمونہ حیات اجاگر رہے اور لباس میں مغرب نہیں بلکہ پاکستانی ثقافت ہی پیش نظر ہو۔

**3. تعلیمی اداروں سے متعلق گذارشات وسفارشات:**

- **سکول مینجمینٹ کمیٹی کو فعال بنایا جائے:** تعلیمی اداروں میں مقرر SMC's سکول مینجمنٹ کمیٹی کو چاہئے کہ تدریس قرآن اور تدریس وترویج عقائد وایمانیات کے فروغ کے لیئے اپنا منصبی کردار ادا کرے اور اساتذہ کے ساتھ اپنی میٹنگز میں اساتذہ کو پیش آمدہ مسائل جاننے کی کوشش کریں ان کی رہنمائی فرمائیں اور اپنے تجربات کو ان کے ساتھ بانٹنیں اور ساتھ ہی اختیارات کا استعمال بھی بھرپور انداز میں کریں۔
- **تدریس وترویج عقائد میں جدید وسائل کا استعمال:** چونکہ دنیا دن بدن ترقی کی جانب گامزن ہے اور ہر قسم کی تعلیم کے لیئے جدید ذرائع ووسائل کو استعمال میں لاکر بچوں کے لیئے حصولِ علم میں آسانی پیدا کی جارہی ہے۔ آج کل اگر پروجیکٹر/کمپیوٹر، آڈیو، وڈیو، جیسے مفید ذرائع کو تدریس وترویج عقائد میں استعمال کیا جائے تو اس سے ہمارے تعلیمی اداروں کی صورتحال میں بہتری لائی جاسکتی ہے اور ان ذرائع ووسائل کے استعمال سے بچوں کے اندر ذوق وشوق بھی قدرے زیادہ ہوجاتا ہے۔

**4. اساتذہ سے متعلق گذارشات وسفارشات:**

- **ہفتہ وار اور ماہانہ امتحان کا انعقاد:** اساتذہ کو چاہئے کہ بچوں کو جتنا سبق اسلامیات اور خاص طور پر عقائد وایمانیات سے متعلق دیا جائے اس کا ہفتہ وار امتحان لیا جائے اور اگر ہفتہ وار نہ ہوسکے تو لازمی طور پر ہر مہینے جتنا نصاب مکمل ہو اس کا امتحان لیا جائے کیونکہ امتحان کے ذریعے چیزوں کو یاد کرنا نسبتاً آسان ہوتا ہے۔
- **احساسِ ذمہ داری وخلوص:** اساتذہ کو چاہیے کہ وہ اپنے اندر احساسِ ذمہ داری پیدا کریں اور ایک مسلمان بچے کے لیے قرآن مجید اور عقائد وایمانیات کی اہمیت کو جانیں اور ان کی تدریس میں دل وجان سے جستجو کریں اور اس اہم کام کی ادائگی میں کسی قسم کی کوتاہی نہ برتیں۔ بلکہ قرآن مجید وعقائد کے مقررہ حصہ لازمی طور پر جماعت میں پڑھانے کو معمول بنائیں۔

**5. طلبہ اور والدین سے متعلق گذارشات وسفارشات:**

- **قرآن مجید اور اسلام سے دلی لگاؤ اور شوق پیدا کیا جائے:** بچوں کو چاہیے کہ قرآن پاک اور اسلام کی تعلیم کے حصول میں بھی کم از کم اتنی ہی دلچسپی وشوق کا مظاہرہ کریں جتنا دوسرے مضامین کے حصول میں کیا جاتا ہے۔ اسی طرح والدین کو بھی چاہئے کہ بچوں کو گھر کے اندر ایسا ماحول مہیا کریں جس میں اولاد والدین سے تدریسِ اسلامیات خصوصا قرآن وعقائد سے متعلق اپنی مشکلات بانٹ سکیں۔ والدین سے معاونت حاصل کرسکیں۔

**6. میڈیا سے متعلق حکومت سے متعلق چند گذارشات وسفارشات:**

- **تعلیمی اداروں میں تدریسِ اسلامیات، قرآن اور عقائد کی صورتحال عوام کے سامنے لائیں:** پاکستانی میڈیا خصوصاً سندھی میڈیا کو چاہیے کہ جس طرح سندھی زبان کی تعلیم کے فروغ کے لیے جدوجہد کررہے ہیں، کم از کم اسی طرح اگر سچائی اور خلوص کے ساتھ اس بنیادی مضمون

کی تعلیم میں درپیش مسائل کو بھی اجاگر کیا جائے اور اپنی طاقت کے ذریعے ان کی تعلیم کے فروغ کی آواز کو بھی اپنے چینلز اور اخبارات میں جگہ دے تو اس سے بھی ہمارے تعلیمی اداروں کی صورت حال چند برسوں میں تبدیل ہو سکتی ہے۔ اور ہماری آئندہ نسلیں انہی حکومتی اداروں سے قرآن پاک واسلامی عقائد کی تعلیم سے اچھی طرح آراستہ ہو سکتی ہیں۔

**حوالہ جات**

---

[1] سورۃ البقرۃ:129

[2] سورۃ الجمعۃ:2

3 الترمذي، محمد بن عيسى، أبو عيسى (المتوفى: 279ھ):سنن الترمذي، تحقيق وتعليق:أحمد محمد شاكر ومحمد فؤاد عبد الباقي وإبراهيم عطوة عوض المدرس في الأزهر الشريف، الطبعة: الثانية، 1395 ھ- 1975 م، الناشر: شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي - مصر، كتاب، أبواب فضائل القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في فضل القرآن، حديث نمبر:2906،ص5، ج172

4 ڈاکٹر، علامہ محمد اقبال: کلیاتِ اقبال، بانگ درا، جوابِ شکوہ، ص216، سن اشاعت:1990ء، استقلال پریس لاہور۔

5 Sindh Education Profile 2016-2017, Education and literacy department, Government of Sindh, p.15

6 Sindh Education Profile 2016-2017, Education and literacy department, Government of Sindh,, p.18

7 Sindh Education Profile 2016-2017, Education and literacy department, Government of Sindh, p.24

8 ریاضی، جماعت سوم، چیئرمین سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ کا پیغام، سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ جامشورو، جنوری 2017

9 My English Book 8, Sindh text book board, January,, 2017, preface.

10 ملاحظہ ہوں: اسلامیات، جماعت سوم، سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ جامشورو، مارچ، 2016، ص28-29

اسلامیات، جماعت چہارم، سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ جامشورو، جنوری، 2016، ص6-10

اسلامیات، جماعت پنجم، سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ جامشورو، جنوری، 2017، ص7-16

اسلامیات، جماعت ششم، سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ جامشورو، جنوری، 2017، ص8-14

اسلامیات، جماعت ہفتم، سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ جامشورو، جنوری، 2017، ص6-11

اسلامیات، جماعت ہشتم، سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ جامشورو، جنوری، 2017، ص8-11

11 اسلامیات، جماعت چہارم، چیئرمین سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ کا پیغام، سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ جامشورو، جنوری، 2016، ص1

اسلامیات، جماعت پنجم، سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ جامشورو، جنوری، 2017، ص2

اسلامیات، جماعت ششم، سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ جامشورو، جنوری، 2017، ص2

اسلامیات، جماعت ہفتم، سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ جامشورو، جنوری، 2017، ص2

اسلامیات، جماعت ہشتم، سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ جامشورو، جنوری، 2017، یہاں ہدایات میں "قرآن کے جز کا لازمی ہونا" نکال دیا گیا ہے۔

اسلامیات، برائے فرسٹ ایئر/انٹر، سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جام شورو، ص1-49

12 اسلامیات تیسری سے ساتویں جماعت تک کی کتابوں میں فقط پاروں کے نام ذکر کئے گئے ہیں اور اساتذہ کو ہدایت کی گئی ہے کہ یہ مکمل پارے کلاس میں پڑھائیں۔ مزید تفصیل کے لیئے دیکھیں: اسلامیات، جماعت چہارم، ص2، سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ جام شورو، سندھ، جنوری، 2016؛ اسلامیات، جماعت پنجم، ص1، سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ جام شورو، سندھ، جنوری، 2017؛ اسلامیات، جماعت ششم، ص1، سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ جام شورو، سندھ، جنوری، 2017؛ اسلامیات، جماعت ہفتم، ص5، سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ جام شورو، سندھ، جنوری، 2017؛ اسلامیات، جماعت ہشتم، ص5، سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ جام شورو، سندھ، مارچ 2017

13 تفصیل کے لیئے دیکھیں: اسلامیات جماعت چہارم، ص12، اسلامیات جماعت ہفتم، ص7، ص21، ص22، ص49، ص56، ص62، اسلامیات، جماعت ہشتم، ص9، ص27، ص31-32؛ اسلامیات، جماعت ہشتم، ص44

14 تفصیل کے لیئے دیکھیں: اسلامیات، جماعت ہفتم، ص17، پر آیت: { وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ } تو ذکر کی گئی ہے لیکن اس کا حوالہ [البقرہ: 186] درج نہیں کیا گیا۔ اسی طرح {إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا} [النساء: 58] میں بھی حوالہ وغیرہ نہیں دیا گیا۔ اسی طرح، اسلامیات، جماعت سوم، ص69 پر صرف آیت و ترجمہ دیا گیا ہے اور کسی قسم کا حوالہ ذکر نہیں کیا گیا، جو کہ ایک لازمی امر ہے۔

15 آیت کا ترجمہ کرتے وقت لفظ (اُنھنس) استعمال کیا گیا ہے جو کہ پرانی سندھی میں تو مستعمل تھا لیکن آجکل یہ لفظ عام استعمال نہیں اس کے جگہ اگر لفظ (انھیءَ ڏانھن) استعمال کیا جاتا تو زیادہ آسان اور سہل الفہم ہوتا اسلامیات، جماعت ہشتم، ص21

16 اسلامیات، جماعت سوم، ص47، سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، مئی 2014، اور مارچ 2016، اسلامیات، جماعت ششم، ص54 پر خیبر کا نقشہ بہت زیادہ باریک دیا گیا ہے۔ جسے آنکھوں کے قریب رکھ کر بھی پڑھنے میں دقت ہوتی ہے۔۔اسلامیات، جماعت ہفتم، ص38، ص33، ص28۔

17 اسلامیات، جماعت سوم، ص87، ص51، سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، مئی 2014، اور مارچ 2016، اسلامیات، جماعت چہارم، ص31، ص39، ص47، ص86 جبکہ فقط ص77 پر بنائے گئے نقشے کا سندھی میں ترجمہ کیا گیا ہے۔

18 اسلامیات، جماعت سوم، ص22-

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.